پروفیسر محمد حمزہ نعیم

انہیں چاند کیسے نظر آ جاتا ہے؟

عینی رویت یا فرضی جبری گواہیاں

دل می رود ز دستم صاحب دلاں خدارا
در دا کہ راز پنہاں خواہد شد آشکارا

جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے، وہی تو ظالم ہیں، فاسق ہیں، کافر ہیں۔ یہ قرآن مجید کی تین آیات کے ترجمے کا خلاصہ ہے۔ قرآن مجید نے الاھلہ کہہ کر سوال کا جواب دیا کہ چاند کا گھٹنا بڑھنا آلہ شناخت اوقات ہے۔ لوگوں کے اختیاری معاملات مثل عدت و مطالبہ حقوق کے لیے اور غیر اختیاری معاملات مثل حج، روزہ اور زکوۃ کے لیے (بیان القرآن) اور رسولِ مقبول ﷺ نے ہلال کو رویت کا پابند بنایا۔ قرآن اور حدیث کے واضح احکام کے باوجود اپنی مرضی کرنا مسلمان کو زیبا نہیں۔ سوائے نماز اور وقت سحر و افطار کے تقریباً اسلامی عبادات، معاملات اور دینی زندگی کے امور درست رویت ہلال سے منسلک ہیں۔ بقول سید شبیر احمد کاکا خیل: ''چاند کی پیدائش ایک حسابی چیز ہے جو ایک کائناتی واقعہ ہے اور وہ انسانی آنکھ سے ماورا ایک ہی لمحہ ہوتا ہے۔ نیز فلکی حساب کا صحیح ہونا ایک قطعی بات ہے۔''

ایک ہی نقطہ فلک پر چاند سورج کو کراس کرتے ہوئے آگے بڑھتا ہے تو اسی لمحہ کو نئے چاند کی پیدائش کہتے ہیں۔ بس یہاں سے چاند کی عمر شمار کی جاتی ہے۔ چاند سال بھر میں بارہ مرتبہ کسی نہ کسی نقطہ فلک پر سورج کو کراس کرتا ہے۔ یہی بارہ ماہ شمار ہوتے ہیں۔ ۲۰ گھنٹے کی عمر سے چاند کے نظر آنے کے امکانات شروع ہو جاتے ہیں مگر بعض مرتبہ پہلی دفعہ نظر آنے والے چاند کی عمر ۵۰ گھنٹے سے بھی زائد ہو سکتی ہے۔ اس کا انحصار مختلف فلکیاتی کیفیات پر ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ/ ۲۱ر دسمبر ۲۰۰۶ء کی شام چاند کی عمر پاکستان میں ۲۳ گھنٹے ہے مگر وہ نظر نہ آ سکے گا۔ دوسری شام اسی کی عمر ۴۷ گھنٹے ہوگی تو وہ نظر آئے گا جبکہ جمادی الثانیہ ۱۴۲۷ھ کا چاند ۲۶ر جون ۲۰۰۶ء کی شام نظر آ گیا۔ اس وقت اس کی عمر ۲۲ گھنٹے تھی۔ اگلے دن اس کی عمر ۴۶ گھنٹے تھی اور وہ دوسری کا چاند تھا تو گویا اوّل الذکر پہلی کا چاند ۴۷ گھنٹے مؤخر الذکر دوسری کے چاند ۴۶ گھنٹے سے بڑا ہے مگر وہ پہلی ہی کا ہے۔ ان باریکیوں کو عام لوگ نہیں سمجھ سکتے۔ صرف فلکی امور کو جاننے والے جانتے ہیں۔ محقق علماء کا فیصلہ ہے کہ ''چاند عقلاً نظر آ سکتا ہو اور واقعتاً نظر آ جائے'' شہادت کاذبہ سے بچنے کے لیے فلکی حسابات کے ماہرین کی رائے زبردست معاون ثابت ہو سکتی ہے جیسا کہ پاکستان کی مرکزی رویت ہلال کمیٹی میں مولانا سید شبیر احمد کاکا خیل اور ڈاکٹر مظہر محمود قریشی ستارہ امتیاز کی خدمات سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ بہرحال اصل حکم نبی پاک ﷺ کا یہی ہے کہ سر کی آنکھوں سے یعنی عینی رویت کی جائے اور اسی کی شہادت دی جائے مگر کچھ

لوگ نفس وشیطان کے فریب میں آ کر چاند نہ دیکھنے کے باوجود دیکھنے کی شہادت دے دیتے ہیں۔اللہ کے طے شدہ مقدس اوقات وایام کوتبدیل کرنے کی نحوست اور عذاب پہلی قوموں پر بھی آیا اور آج مسلم قوم پر جو ذلت مسلط ہے' اس کی ایک بڑی وجہ یقیناً یہی ہے:

اے چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر ہی نہ ہو

ذیل میں گزشتہ سالوں میں جھوٹی شہادت کے صرف چند ایک چشم کشا واقعات پیش کررہا ہوں جو دینی مجلّات پاکستان کے علاوہ ''جنگ'' لندن ،سعودی اخبارات اور NASA یوایس اے کی سرکاری رپورٹ میں بھی شائع ہوئے ہیں ۔ لیجیے ملاحظہ فرمایئے مگر دامنِ دل تھام کر۔

(۱)　ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ مطابق جنوری ۲۰۰۵ء سعودیہ نے ۶ سرکاری رویت کمیٹیوں کی اطلاع کے مطابق عرصہ بعد پہلی بار درست رویت کا فیصلہ اور اعلان کیا مگر دودن بعد رجوع کرلیا۔اس پر اخبارات وجرائد اور انٹرنیٹ پر سعودی اعلان کے خلاف ایک ہنگامہ کھڑا ہوگیا مگر سعودی حکمرانوں نے کہا کہ ۸۰ سال سے زائد عمر کے دو بزرگوں کی شہادت کیسے غلط ہوسکتی ہے اور سورج سے پہلے غروب ہونے والے ناممکن رویت چاند کو پہلی قرار دینے کی اپنی غلط روایت پر اڑے رہے۔(الوطن ،سعودیہ۔ذی الحجہ ۱۴۲۵ھ/ جنگ لندن ۱۰رجنوری ۲۰۰۵ء)

(۲)　ایک سعودی عالم ایمن کردی نے ۱۹۶۲ء سے ۲۰۰۳ء تک ۴۲ سالوں کی رویت رمضان کو ناممکن اور غلط رویت ثابت کیا ہے۔(بحوالہ رپورٹ اگست ۲۰۰۳ء NASA امریکہ)سعودی عالم نے رویت رمضان کے غلط ہونے کا ذکر کیا ہے۔رویت ذی الحجہ کا ذکر نہیں کیا تاکہ سعودی حکمران خود ہی سمجھ جائیں یا یہ کہ ہر سال لاکھوں انسانوں کی زندگی بھر کی آرزو مقدس سفر حج کے ضائع ہونے کے احساس سے لاکھوں کروڑوں انسانوں کا دل نہ دکھ جائے۔

تو مشق ناز کر خون دوعالم میری گردن پر

اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ سعودی حکمرانوں کو پہنچنے والی تقریباً ساری شہادتیں مصنوعی اور جھوٹی ہوتی ہیں ۔خصوصاً جبکہ شہادت دینے والوں کو انعام سے بھی نوازا جاتا ہو۔(رویت ہلال از جناب خالد اعجاز مفتی)

(۳)　ایک جید عالم مولانا ناز رولی خان نے سرحد کے ایک عالم کو فون کرکے پوچھا کہ آپ نے چاند کا اعلان کرنے میں گڑبڑ کی ہے۔کوئی شہادت تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس تیس چالیس مسلح جوان آئے اور کہا کہ آپ چاند کا اعلان کریں ورنہ ہم آپ کو بھون دیں گے۔اس لیے ہمیں اعلان کرنا پڑا۔(ماہنامہ'انوارِ مدینہ' لاہور۔دسمبر ۲۰۰۶ء)

(۴)　مفتی منیب الرحمٰن چیئر مین رویت ہلال کمیٹی پاکستان لکھتے ہیں کہ پورا پنجاب اور سرحد شدید کہر اور غبار کی لپیٹ میں تھا۔پشاور میں سورج نظر نہیں آ رہا تھا (میٹنگ کے دوران)ایک مولانا صاحب کا فون آیا کہ میں نے خود چاند دیکھا۔انہیں گاڑی بھیج کر بلایا گیا۔کمیٹی کے سامنے انہوں نے اپنی رویت کی نفی کی اور اپنے نوعمر لڑکے کو پیش کردیا'' (الخیر ملتان

اکتوبر ۲۰۰۵ء) میں نے لغت کی کتابیں اٹھائیں تو ان میں واقعی ہلال کا معنی خوبصورت لڑکا بھی لکھا ہوا تھا۔ شاید حضرت مفتی صاحب بھی سمجھ گئے ہوں گے۔ آخر صاحب نظر لوگوں سے واسطہ پڑا تھا۔

(۵) جناب بشیر احمد (کوئٹہ) نے لکھا ہے کہ ایک ساتھی مقیم قریب سرحد نے روتے ہوئے بتایا کہ میں اور چند ساتھی رمضان اور عیدین کا چاند دیکھنے کی غلط شہادت دیتے تھے۔ چند غلط بہانوں اور تاویلات کا سہارا لے کر دل کو سمجھاتے اور ضمیر کو سلاتے تھے۔ اب توبہ استغفار کیا ہے۔ دعا فرمائیں اللہ معاف فرمائے۔ (حوالہ بالا)

(۶) بروایت قاری بشیر احمد نقشبندی رکن زونل رویت ہلال کمیٹی مولانا فضل الرحمٰن مردان کے ایک عمر رسیدہ بزرگ کی بیمار پرسی کے لیے گئے تو وہ رونے لگے۔ پوچھنے پر بتایا: ''مولانا! مجھے تو اب اپنی آخرت کی فکر ہے۔ میں نے کتنی ہی جھوٹی شہادتیں دے کر رمضان اور عیدین کروادیں۔'' (ماہنامہ ''انوارِ مدینہ'' لاہور۔ مذکور بالا)

(۷) جسٹس مولانا مفتی تقی عثمانی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انہوں نے ایک مولانا کو بیت اللہ پر زاروقطار روتے ہوئے دیکھا۔ تحقیق کی تو پتا چلا کہ یہ حضرت جلد بازی کر کے وقت سے پہلے روزہ اور عیدیں کرواتے رہے۔ اب رو رو کر خدا سے معافی مانگ رہے ہیں۔ (روزنامہ ''جنگ'' ۵/اکتوبر ۲۰۰۵ء بحوالہ رویت ہلال از خالد اعجاز مفتی لاہور)

اب علماء کرام ہی بتا سکتے ہیں کہ کن پوائنٹ پر چاند کا اعلان کرنے اور کروانے والوں یا اپنے چاند بیٹے کو اپنی رویت ہلال کہنے والوں یا انعام و اکرام کے لالچ یا ملت دشمن عناصر یا کم از کم نفس امارہ کے ہاتھوں فریب خوردہ لوگ دوسرے مسلمانوں کے اعمال روزے، عیدین اور حج خراب کرنے والوں کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ ان کی پشیمانی تو قابل قدر ہے ہی کہ آخر انسانی حقوق کا مسئلہ ہے۔ عیدین اور حج خراب کرنے والوں کی توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ ان کی پشیمانی تو قابل قدر ہے ہی کہ آخر انسانی حقوق کا مسئلہ ہے ناں......!

کی میرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زودِ پشیماں کا پشیماں ہونا

قارئین متوجہ ہوں

قارئین کی طرف سے اکثر یہ شکایت موصول ہوتی ہے کہ ہمیں سالانہ چندہ ختم ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی اور رسالہ بند کردیا گیا ہے۔ اس شکایت کے ازالے اور قارئین کی سہولت کے لیے لفافے پر پتا کے اوپر مدت خریداری درج کردی گئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ درج شدہ مدت کے مطابق اپنا سالانہ چندہ ارسال کر کے اگلے سال کی تجدید کرالیں۔ اکثر قارئین کا زرتعاون سالانہ دسمبر ۲۰۰۶ء میں ختم ہوچکا ہے' انہیں جنوری ۲۰۰۷ء کا شمارہ ارسال کیا جارہا ہے۔ براہِ کرم ماہ جنوری میں ہی اپنا سالانہ زرِ تعاون ۱۵۰ روپے ارسال فرمادیں۔ بصورت دیگر آئندہ شمارے کے لیے معذرت! (سرکولیشن منیجر)